

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

## اب دنیا کس کروٹ بلیٹھے گی؟؟؟

مسلم دنیا میں سعودی عرب کو ایک مخصوص اہمیت و حیثیت حاصل ہے، تیل کی دولت سے مالا مال یا اسلامی ملک اسلام کا سب سے مضبوط قلعہ اور رہنماء ملک کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا ہے، جہاں اب بھی دنیا بھر میں سب سے زیادہ تیل پیدا ہوتا ہے۔ 1981ء میں سعودی عرب کو اقوام عالم میں ایک اہم اور ممتاز مقام حاصل تھا، جب اس ملک کی فی کس آمد فی موجودہ امریکی کی شرح کے لحاظ سے اٹھائیں ہزار ڈالر تھی لیکن اب سعودی عرب کی فی کس آمد فی آٹھ ہزار ڈالر سے بھی کم ہے، قرضوں کا بڑھتا ہوا بوجھ یہ روزگاری اور آبادی میں اضافہ کی وجہ سے سعودی معیشت روپ اخبطاً ہے، آج یہ ملک اربوں ڈالر کے قرضوں کے بوجھ تیل تلے دبا ہوا ہے، ملک بھر میں ہر طرف امریکی جھلک نظر آتی ہے، جس نے مقامی نوجوانوں کو مایوس کن صورتحال سے دوچار کر دیا ہے۔

دوسری جانب امریکی میڈیا سعودی عرب کے بارے میں اپنے خاص نقطہ نظر سے من گھر رپورٹ میں تیار کر کے سعودی عوام میں مزید مایوسی پھیلا رہا ہے۔

لاس اینجلس ٹائمز نے سعودی عرب کے بارے میں مغرب کے نقطہ نظر سے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔

ہم ”الحق“ کے قارئین کے لئے پہلے اس نامہ دار رپورٹ کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، پھر اسی پر بحث کریں گے۔ لاس اینجلس ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق سعودی عرب کے نوجوان اپنے حکمرانوں کی پالیسیوں سے سخت تاؤ خوش ہیں، ایک طرف تو وہ سخت اسلامی قوانین سے تنگ ہیں اور قدرے آزاد ماحول کے خواہش مند ہیں، دوسری جانب وہ سعودی عرب میں ہر معاملہ میں امریکہ کے عمل دل کو شدت سے محوس کرتے ہیں اور بڑھتے ہوئے امریکی اثرات میں کمی چاہتے ہیں، نوجوان طبقہ سعودی عرب کی معاشری بدحالی کا ذمہ دار امریکہ کو سمجھتا ہے، اور اپنے حکمرانوں سے یہ موقع رکھتا ہے کہ وہ ملک کو قرضوں کے بوجھ سے نجات دلانے اور بے روزگاری کے عفریت پر قابو پانے کے لئے امریکی حکمران سے نکل جائیں، رپورٹ میں 11 ستمبر 2001ء کی دشمنگردی میں پدرہ سعودی ہائی جیکر ز کے رد عمل کو اسی گھنٹن شدہ ماحول کا شاخانہ قرار دیا گیا ہے، جو سعودی حکمرانوں اور امریکہ کے گھٹ جوڑ سے پیدا ہوا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ اکثر سعودی نوجوان اسامد بن لاون کی حمایت نہیں کرتے، مگر ایسے نوجوان و افر مقدار میں مل جائیں گے، جو امریکہ کی تاریخی و بریادی پر مبنی اور شاداب دلکھائی دیتے ہیں، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ موسوعہ فہارس مجلات علمیہ | دینی رشیت | دینی و جماعتیاتیات

سعودی عرب امریکہ کو ناپسند کرنے کے ساتھ ساتھ مغرب کے طور پر یقون اور آزاد خیالی کے بھی دلدادہ ہیں یعنی اگر ایسے نوجوان طیں گے جو اپنی سرز میں پر امریکہ کا وجود برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں تو آزاد معاشرے کے حاوی نوجوانوں کی بھی کمی نہیں۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سعودی عرب کی آج کی نوجوان نسل کی تفہیڈ ہے جسے نہ تو معاشری خوشحالی حاصل ہے اور نہ ہی فیصلہ کرن کر واردا کرنے والے حکمران۔

تاہم سعودیوں کی اکثریت ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے ساتھ ہے جو سعودی سرز میں سے امریکی افواج کا اخراج چاہتے ہیں، تاہم امریکہ اپنی فوجوں کو اپس بلانے سے انکاری ہے۔ آج کا سعودی عرب 1970ء اور 1980ء کے سعودی عرب سے قطعاً مختلف ہے۔ اس وقت پیشہ فنی صد سے زیادہ آبادی پھیس سال سے کم عمر کی ہے۔ 1970ء میں ڈھانی ہزار طلباء نے ہائی اسکولوں سے گرجویش کی تھی جب کہ اس سال دولا کھنگر جو یوت فارغ ہوں گے۔ آبادی میں بھی سالانہ تین فی صدر سالانہ کے نسب سے اضافہ ہو رہا ہے، سعودی عرب کو بڑھتی ہوئی آبادی کے تاظر میں معیشت میں چھوٹی صد اضافہ کی ضرورت ہے لیکن یہ شرح محض ایک فیصد ہے اس وقت مصر سے الیگری یا ملک بیشن عرب ممالک کے ساد ہازاری کا فکار ہیں، سعودی عرب کے پاس تین کے وسیع ذرائع کے باوجود اسے کوئی خاص فائدہ نہیں ہو پا رہا ہے۔ اگرچہ حکمران معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

مگر معاشرے کی نوجوان نسل دمپبوط ثقافتوں کے درمیان میں بس رہی ہے ایک طرف اسلامی شخص ہے تو دوسری طرف مغربی ثقافت معیشت میں تنویر پیدا کرنے کے لئے حکمرانوں نے گیس و ٹیل کے متعدد نئے منصوبے ترتیب دیئے ہیں، معیشت کی نیخ کاری پر عمل درآمد ہو رہا ہے، سعودی عرب عالمی تجارتی تنظیم (WTO) میں شامل ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ بے روزگاری کی شرح خطرناک حد یعنی چودہ فنی صد تک پہنچ چکی ہے، نوجوانوں میں یہ شرح زیادہ ہونے کی وجہ نہیں ہے کہ وہاں نوکریاں نہیں ہیں، درحقیقت سعودی عرب میں پیدا ہونے والے نوجوان یعنی اصلی سعودی جنہوں نے ہوش سنبھالنے پر دولت کی ریلی چیل اور عیش و عشرت دیکھی ہے وہ عمومی طازمت کو پسند نہیں کرتے، سعودی نوجوان اپنے ملک میں ہر قسم کی تفریخ سے محروم ہیں، اکثر نوجوان قریبی عرب ریاست بحرین چلے جاتے ہیں جہاں ماحول قدرے آزاد ہے، سعودی عرب کے نوجوان کی مایوس کن صورتحال کی یہ عکاسی لاس انجلس ٹائمز نے اپنی خصوصی اشاعت میں کی ہے۔

آئیے اب اس رپورٹ کا مختصر اتفاقیدی جائزہ لیتے ہیں۔

رپورٹ میں سعودی نوجوانوں کی طرف سے آزاد خیال معاشرے کی خواہش کی جوبات کی گئی ہے اس میں بڑی سد تک مبالغہ آ رائی میں سو عین فہرداں مذکون شعبوں پر اجتنیں کہاں اور کیا اس احتجاج نہیں لاس انجلس ٹائمز نے

یہ پورٹ امریکی اور مغربی نقلنظر سے تیار کی ہے، جہاں نہ تو دو انس پر پابندی ہے اور نہ ہی شراب نوشی اور زنا کی ممانعت۔ امریکہ اور یورپ میں بڑے اور لڑکیاں بیس برس کی عمر سے بہت پہلے بارہا ایک دوسرے کی بانہوں میں جھوول چکے ہوتے ہیں، شراب اور سگر یہٹ نوشی کی قانونی مدت اخخارہ سال ہونے کے باوجود پندرہ مولہ سال کے بڑے اور لڑکیاں دنیا کی ہر لذت سے واقف ہو چکے ہوتے ہیں۔

لاس انجلس ٹائمز کی یہ رپورٹ اس لحاظ سے کوئی خاص اہمیت کی حامل نہیں تاہم سعودی نوجوانوں میں مایوسی کی بوبات کی گئی ہے وہ کسی حد تک درست ہے، سعودی عرب کے بارے میں طویل عرصے سے یہ بات گردش کر رہی ہے کہ وہ شاہ فہد ہی تھے جنہوں نے 1990ء کے اوائل میں امریکہ کو عراق پر چڑھائی کے لئے اسکیاں ان کے اس اقدام سے ان کے عوام آج تک ان سے ناراض ہیں، اس کے علاوہ وہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں، اور کافی بوڑھے ہو چکے ہیں اس وجہ سے حکومت کی باغ دوڑ ولی عبد شہزادہ عبداللہ کے ہاتھوں میں ہے جنہیں مایوس نوجوانوں کی بھرپور حمایت حاصل ہے اور یہ نوجوان انہیں اپنے لئے اور مملکت کے لئے ایک امید کی کرن سمجھتے ہیں۔

سعودی عرب کبھی قرضوں سے پاک ملک ہوا کرتا تھا، اب قرضوں کے بوجھ نے اس سلطنت کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے، نوجوان کھل کر امریکہ کی مخالفت کرتے ہیں، سعودی نوجوان اپنے ملک میں امریکی عمل دخل کے باعث حد سے زیادہ مشتعل ہو چکے ہیں، ان کا یہ اشتغال بہت سے نوجوانوں کو منفی اقدامات کی ترغیب دے سکتا ہے۔

11 ستمبر 2001ء کی دہشت گردی کو ایک برس ہونے کو ہے آج تک حقیقی دہشت گردی سامنے نہیں آئی کہ امریکی حکام نے چند انہیں مشتبہ ہائی جیکروں کا تعلق سعودی عرب، متحده عرب امارات، لبنان اور مصر سے ثابت کیا ہے وہ دراصل شوہید کے ذریعہ نہیں بلکہ مفروضات کی بنا پر انہیں دھکر قرار دیا گیا ہے اور دنیا بھر میں ان انہیں مشتبہ ہائی جیکروں کو خوب چرچا کیا گیا ہے اور یوں غیر مسلم ممالک کے اذہان میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں، بش انتظامیہ ایک طرف تو مسلمانوں کو دہشت گروں کے روپ میں پیش کر رہی ہے، دوسری طرف مذہب اسلام کو امن و آتشی کامن ہب بھی قرار دے رہی ہے۔ پھر وہ سعودی عرب سے تعلقات استوار کرنے کی خاطر گونگانا مویں قید القاعدہ کے سو ایسے قیدیوں کو جن کا تعلق سعودی عرب سے ہے اگلی سعودی عرب جو اگلی کے سلسلے میں بات چیت کیلئے تیار ہے۔

یہ دو طرف بلکہ سر طرف دو غلا اور مناقشہ معیار و کردار یقیناً سعودی نوجوانوں کے ذہنوں میں مزید اچھن پیدا کر دے گا، جو پہلے ہی مضطرب ہیں۔

11 ستمبر 2001ء کے بعد سے دنیا میں وہی کچھ ہو رہا ہے جو امریکہ چاہ رہا ہے، اقوام متحدہ ہو یا نہ ہو کوئی اور بین الاقوامی ادارہ ان کی آواز پر امریکہ نہ تو کان دھر رہا ہے اور نہ ہی اسے خاطر میں لارہا ہے۔

پہلے دنوں امریکہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ دنیا ساتھ دے یا نہ دے دہشت گردی کے خلاف وہ اپنی جنگ تن تبا